روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPI 61

جلد 47-82 نمبر 128 | جمعہ 7 صفر المظفر 1418ھ 13 احسان 1376ہش 13 جون 1997ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دنیا کی گورنمنٹ کبھی اس امر کا ٹھیکہ نہیں لے سکتی کہ ہر ایک بی اے پاس کرنے والے کو ضرور نوکری دے گی، مگر خدا تعالیٰ کی گورنمنٹ، کامل گورنمنٹ اور لا انتہا خزائن کی مالک ہے۔ اس کے حضور کوئی کمی نہیں۔ کوئی عمل کرنے والا ہو۔ وہ سب کو فائز المرام کرتا ہے اور نیکیوں اور حسنات کے مقابلہ میں بعض ضعفوں اور سقموں کی پردہ پوشی بھی فرماتا ہے۔ وہ تواب بھی ہے مستحی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہزارہا عیب اپنے بندوں کے معلوم ہوتے ہیں، مگر ظاہر نہیں کرتا۔ ہاں ایک وقت ایسا آجاتا ہے کہ بیباک ہو کر انسان اپنے عیبوں میں ترقی پر ترقی کرتا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی حیا اور پردہ پوشی سے نفع نہیں اٹھاتا، بلکہ دہریت کی رگ اس میں زور پکڑتی جاتی ہے۔ تب اللہ تعالیٰ کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ اس بیباک کو چھوڑا جائے، اس لئے وہ ذلیل کیا جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 126)

ہر حالت میں رضائے الٰہی کے طالب رہو

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔امام جماعت احمدیہ الاول)

ایسے لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جن کی نسبت فرمایا کہ (۔) جنہوں نے اس رحمت اور پاکی کے سرچشمہ قدوس خدا کو چھوڑ دیا اور اپنی شرارتوں۔ چالاکیوں۔ ناعاقبت اندیشوں غرض قسم قسم کی حیلہ سازیوں اور روباہ بازیوں سے کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ مشکلات انسان پر آتی ہیں۔ بہت سی ضرورتیں انسان کو لاحق ہیں۔ کھانے پینے کا محتاج ہوتا ہے دوست بھی ہوتے ہیں دشمن بھی ہوتے ہیں۔ مگر ان تمام حالتوں میں متقی کی یہ شان ہوتی ہے کہ وہ خیال اور لحاظ رکھتا ہے کہ خدا سے بگاڑ نہ ہو۔ دوست پر بھروسہ ہو۔ ممکن ہے وہ دوست مصیبت سے پیشتر دنیا سے اٹھ جاوے یا اور مشکلات میں پھنس کر اس قابل نہ رہے۔ حاکم پر بھروسہ ہو تو ممکن ہے کہ حاکم کی تبدیلی ہو جاوے اور وہ فائدہ اس سے نہ پہنچ سکے۔ اور ان احباب اور رشتہ داروں کو جن سے امید اور کامل بھروسہ ہو کہ وہ رنج اور تکلیف میں امداد دیں گے اللہ تعالیٰ اس ضرورت کے وقت ان کو اس قدر دور ڈال دے کہ وہ کام نہ آسکیں۔ پس ہر آن خدا سے تعلق نہ چھوڑنا چاہئے۔ جو زندگی، موت، کسی حالت میں ہم سے جدا نہیں ہو سکتا۔

پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تم دکھوں سے محفوظ نہ رہ سکو گے اور سکھ نہ پاؤ گے بلکہ ہر طرف سے ذلت کی مار ہو گی اور ممکن ہے کہ وہ ذلت تم کو دوستوں ہی کی طرف سے آجاوے۔ ایسے لوگ جو خدا سے قطع تعلق کرتے ہیں وہ کون ہوتے ہیں؟ وہ فاسق فاجر ہوتے ہیں۔ ان میں سچا اخلاص اور ایمان نہیں ہوتا۔ یہی نہیں کہ وہ ایمان کے کچے ہیں۔ نہیں ان میں شفقت علیٰ خلق اللہ بھی نہیں ہوتی۔

یاد رکھو کبھی یہ بات نہیں ہو سکتی کہ قدوس کے متبع اور بھلے مانس ذلیل ہوں۔ نہیں وہ دنیا میں۔ قبر میں، حشر میں، جنت میں عیش اور سچا آرام پاتے ہیں۔ وہ ان لوگوں سے جو آگ میں جل رہے ہیں برابر نہیں۔ اور ہر گز نہیں وہ لوگ جو سچے راستباز اور متقی ہیں اور ہمیشہ سکھ پاتے ہیں یہ لوگ ہی آخر کار کامیاب ہونے والے ہیں۔

میں پھر آخر میں کہتا ہوں کہ کامل ایمان کے بدوں انسان اس درجہ پر نہیں پہنچتا۔ کامل ایمان یہی ہے کہ اسمائے الٰہی پر ایمان لاؤ کہ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے۔ کہ ایک ناپاک اور گندے کو ایک پاک اور (صاحب ایمان) سے ملا دے اور گندے کو عزت دیوے۔ پھر کامل ایمان میں سے یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وسائط پر ایمان لاؤ۔ یعنی ملائکہ پر۔ اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لاؤ۔ وفادار ہو۔ عسر و یسر میں قدم آگے ہی بڑھاؤ۔ اور

باقی صفحہ 7 پر

> **توکل کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے**
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

الفضل انٹرنیشنل لندن 30۔مئی 1997ء

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مصروفیات

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی، روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ گزشتہ ہفتہ کے پروگرام "ملاقات" کا مختصر خلاصہ درج ذیل ہے۔ باقی صفحہ 3 پر

جلسہ سالانہ امریکہ سے
حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے لائیو خطابات کا
پروگرام

جلسہ سالانہ امریکہ 20 سے 22 جون 1997ء تک منعقد ہو رہا ہے۔ احباب جماعت کے لئے یہ خوشخبری ہے کہ جلسہ سالانہ امریکہ سے حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطابات احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو (براہ راست) ٹیلی کاسٹ ہونگے۔ جلسہ سالانہ امریکہ میں حضرت صاحب کے لائیو خطابات کا پروگرام درج ذیل ہے۔

پروگرام جلسہ سالانہ امریکہ

(پاکستانی وقت کے مطابق)

افتتاحی خطاب-20جون بروز جمعہ
رات 11 بجے تا 1 بجے
22-21 جون کی درمیانی رات۔لجنہ سے خطاب
رات ایک بجے تا 3 بجے
22-جون بروز اتوار-اختتامی خطاب
رات 8 بجے تا 30-10 بجے

اعلان

○ تحریک جدید میں ایک اور سیئر کی ضرورت ہے۔ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں مکرم امیر صاحب صدر صاحب جماعت احمدیہ کی تصدیق کے ساتھ مع تعلیمی سندات و تجرباتی سرٹیفکیٹ وکالت دیوان کو بھجوائیں۔

اعزاز

○ مکرم رشید احمد بھٹی صاحب ابن مکرم چوہدری منیر احمد بھٹی صاحب صدر جماعت چک نمبر 23 ڈی این بی ضلع بہاولپور کو پی ایچ ڈی کرنے کے لئے ڈیپارٹمنٹ آف مائیکرو بیالوجی اور امونولوجی یونیورسٹی آف مانٹریال، کینیڈا میں داخلہ ملا ہے۔ تعلیم کے لئے سکالرشپ لیب آف امیونو وائرولوجی، بچوں کے بارے میں ریسرچ سینٹر سینٹ جیسٹائن ہاسپٹل مانٹریال کینیڈا نے دیا ہے۔ پی ایچ ڈی کی یہ ریسرچ ایڈز کے بارے میں ہے۔ اس سے قبل رشید احمد بھٹی صاحب نے ایم

باقی صفحہ 7 پر

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

13- احسان 1376 ہش 13- جون 1997ء

عمل سے پہلے علم کا حصول ضروری ہے

ہمارے تمام اعمال کی بنیاد ہمارا علم اور ہماری آگہی ہوتی ہے۔ جب ہم دائیں طرف چلتے ہیں تو یہ سمجھ کر چلتے ہیں کہ ہماری منزل دائیں طرف آئے گی۔ ہم اپنے علم سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بائیں طرف جانے کی غلطی کرنے کی بجائے دائیں طرف چلتے ہیں۔ جب ہم کوئی اور کام کرتے ہیں تو اس کام کے کرنے سے پہلے ہمیں اس بات کا یقین ہوتا ہے یا ہم کم از کم یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اس کے نتیجے سے پوری طرح واقف ہیں۔ اور اس لئے ہمیں کامیابی ہوگی۔ جب ہمارے دل میں کوئی بات کھٹکتی ہے تو وہ بھی اس لئے کہ ہمیں یہ علم ہوتا ہے کہ یہ بات اچھی ہے یا بری ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ جو بات آپ چاہتے ہیں کہ دوسروں کو معلوم نہ ہو جائے اس سے بچ کر چلیں کیونکہ وہ اچھی نہیں ہے۔ اور جو بات آپ کے دل میں تذبذب پیدا کرتی ہے اس کو چھوڑ دیجئے لیکن تذبذب پیدا ہونے کے لئے بھی علم اور آگہی ہی کام آتے ہیں۔ اگر ہم جانتے ہی نہیں کہ کسی بات کا کیا نتیجہ ہوگا تو ہمارا اس کے متعلق کوئی حتمی فیصلہ کس طرح درست ہو سکتا ہے۔

پس سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ہم جو کچھ بھی کرنا چاہتے ہیں اس کے متعلق پہلے حتی الامکان علم حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جو لوگ کسی کام میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ انہیں بعد میں خیال آتا ہے کہ ہمیں تو یہ پتہ ہی نہیں تھا کہ یہ کام کس طرح کرنا ہے۔ کچھ لوگ تجارت میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ کچھ لوگ زراعت میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ کچھ لوگ کوئی اور کام کرتے ہوئے محنت کرنے کے باوجود ناکامی کا منہ دیکھتے ہیں۔ اگرچہ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ علم ہوگا تو کامیابی ضرور ملے گی۔ کئی اور وجوہ بھی ناکامی کی ہو سکتی ہیں۔ لیکن بنیادی وجہ علم کا نہ ہونا ہوتی ہے۔ اگر علم نہ ہو اور ہم محنت کرتے چلے جائیں' بڑی لگن کے ساتھ کام کریں تو یقیناً وہ ہمارا کام درست نتیجہ پیدا نہیں کر سکے گا۔ اگر آپ کہیں جانا چاہتے ہیں تو پہلے وہاں کا علم حاصل کرتے ہیں۔ وہ جگہ کہاں ہے۔ آپ کس راستے سے جائیں تو وہاں پہنچیں گے اور کس حد تک چلیں تو آپ کی منزل آ جائے گی۔ ان ساری باتوں کا علم کامیابی کے لئے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اگر زندگی کے جملہ امور پر غور کیا جائے تو دنیاوی باتیں ہوں یا روحانی باتیں ان میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے ان کے متعلق علم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد پیش خدمت ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ خسر سے محفوظ رہتے ہیں اول وہ تکمیل علمی کرتے ہیں۔ اور پھر عمل بھی گندے نہیں کرتے۔ بلکہ علمی تکمیل کو عملی تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ اور پھر یہ کہ جب انہیں کامل بصیرت حاصل ہو جاتی ہے اور ان کے کمال علم کا ثبوت کمال عمل سے ملتا ہے تو پھر وہ بخل نہیں کرتے۔ بلکہ نیک باتوں کی نصیحت کرتے ہیں۔ اور عمل کرتے ہیں۔ لوگوں کو بھی اس حق کی دعوت کرتے ہیں جو انہوں نے پایا ہے۔ اس کے یہ معنے بھی ہیں کہ اعمال کی روشنی بھی دکھاتے ہیں۔ واعظ اگر خود عمل نہیں کرتا تو اس کی باتوں کا کچھ بھی اثر نہیں پڑ سکتا۔ یہ بھی قاعدہ کی بات ہے کہ اگر خود آدمی کہے اور کرے نہیں تو اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔"

اس ارشاد سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ کسی بھی کام کے خاطر خواہ نتیجے کے لئے بنیادی ضرورت اس کا علم حاصل کرنا ہے لیکن ایک اور اہم بات جس کے متعلق اس ارشاد میں توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ علم جہاں انسان کو صحیح راستے پر لے جاتا ہے وہاں اگر اس کی فطرت مسخ ہو جائے وہ غلط راستے پر بھی چل پڑتا ہے۔ اس بات کو آپ نے گندے عمل سے تعبیر کیا ہے۔ گویا کہ علم تو یہ ہے کہ یوں کرنا چاہئے اور چونکہ ہمیں پتہ ہے کہ یوں کرنا چاہئے اور ہماری خواہش اس کے خلاف ہے اس لئے اسی علم کو بروئے کار لاتے ہوئے ہم غلط راستے پر چل کر دوسروں کو نقصان پہنچانے کا باعث بنتے ہیں۔

چوریاں بھی تو اس علم کے ذریعے ہوتی ہیں کہ چور کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کون سی چیز کہاں پڑی ہے۔ اور کہا جاتا ہے ناکہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ چور پہلے گھر کے کسی نہ کسی فرد سے تعلق پیدا کرتا ہے اور یہ معلوم کرتا ہے یا اس بات کا علم حاصل کرتا ہے کہ گھر میں کیا کچھ ہے اور جو کچھ ہے وہ کہاں پڑا ہے۔ گویا کہ اس کے علم نے اسے غلط راستے پر لگا کر چور بنا دیا۔ یہ بات ہے جسے حضرت صاحب نے گندے عمل کہا ہے۔ یعنی علم تو حاصل اس لئے کیا جاتا ہے کہ اس سے فائدہ اٹھایا جائے اس سے دوسروں کو فائدہ پہنچایا جائے۔ لیکن اگر انسان دوسروں کو فائدہ پہنچانے یا اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچانے کی بجائے نقصان پر مائل ہو جائے تو پھر بھی وہ علم ہی کو اس کی بنیاد بنائے گا۔ حقیقت میں علم کے حاصل ہو جانے کا ثبوت یہ ہونا چاہئے کہ انسان عمل بھی درست کرتا ہے۔ یعنی کمال علم کا ثبوت کمال عمل سے ملنا چاہئے۔ اور جب ایسا ہوتا ہے تو پھر از خود دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے یا یوں کہئے کہ یہ خواہش پیدا ہونی چاہئے کہ وہ اپنے علم سے دوسروں کو بہرہ ور کرے۔ وہ علم کو چھپائے نہ رکھے۔ آخر صرف اسی نے تو کامیابی حاصل نہیں کرنی۔ اس کے ارد گرد کے لوگ بھی تو کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور جب اس شخص کو اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ کامیابی کس طرح حاصل کی جاتی ہے تو اس کا فرض ہے کہ دوسروں کو بھی بتائے سارا معاشرہ بہتر ہوگا تو اسے بھی اپنی بہتری محسوس ہوگی۔ اور ایسا کرنے کے لئے ہر وہ نیک بات جو اس کے سامنے آئے گی اس کی وہ دوسروں کو نصیحت کرے گا خود بھی اس پر عمل کرے گا اور دوسروں کو بھی عمل کرتے دیکھنا چاہے گا۔

حضرت صاحب نے اس بات کو اعمال کی روشنی سے ہی تعبیر فرمایا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ چونکہ اعمال اور کردار ہم معنی ہیں اس لئے اعمال کی روشنی دراصل کردار ہی کی روشنی ہے۔ ہر وہ شخص جس کا کردار اچھا ہے اس کی زندگی ایک مینارہ نور ہوتی ہے۔ وہ چلتے پھرتے بغیر کوئی الفاظ کہے بھی اپنی نیکی کا اثر دوسروں پر ڈالتا ہے۔ اور یہ اثر ڈالنا ہی روشنی کی علامت ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ نصیحت تو ضروری ہے۔ ہمیں ہر اچھی بات کی نصیحت دوسروں کو کرنی چاہئے لیکن اگر ہم سنجیدہ ہیں اور سنجیدگی سے نصیحت کر رہے ہیں تو ہمارا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ ہماری نصیحت پر عمل کیا جائے۔ اپنی نصیحت پر عمل کروانے کے لئے جو بات سب سے زیادہ ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں صرف نیکی کا علم نہ ہو بلکہ ہم اس نیکی پر عامل بھی ہوں۔ جو شخص نیک باتیں جانتا تو ہے لیکن ان پر عمل نہیں کرتا وہ ہزار نصیحت کرتا پھرے اس کی بات لوگ سن تو لیں گے۔ لیکن اس پر عمل نہیں کریں گے۔ تو گویا کہ نصیحت کرنے کا عمل بھی بے فائدہ ہو جائے گا۔

پس اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم علم حاصل کریں اور علم کو صحیح کام میں لگائیں اور صحیح کام میں لگاتے ہوئے ہم دوسروں کو بھی وہ راہ دکھائیں جو راہ ہم نے دیکھی ہے۔ اور جو ہماری کامیابی کی ضامن ہے اور ایسا کرتے ہوئے ہم بخل سے کام نہ لیں اور اپنے مینارہ روشنی سے روشنی کو ہر طرف پھیلائیں۔ کیا یہی دعوت الی اللہ نہیں؟ حقیقت میں یہی دعوت الی اللہ ہے۔ اپنی روشنی کو دوسروں تک پہنچایئے۔ پہلے اپنے آپ میں علم حاصل کرتے ہوئے روشنی پیدا کیجئے۔ اور پھر اس روشنی کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے دعوت الی اللہ کے کام کو کامیاب بنائیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا کرے۔

مرا احساسِ ناکامی مری مہمیز ہو جائے
مری رفتار بابرکت ہو اور کچھ تیز ہو جائے
مری راہوں سے ہٹ جائے ہر اک کانٹا' ہر اک پتھر
مرا ہر راستہ گُل پاش اور گُل ریز ہو جائے
مرا ہر اک عمل ہو روشنی کا ایک مینارہ
خرد کچھ اس طرح بھٹکے جنوں انگیز ہو جائے

ابو الاقبال

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا

دو تین روز ہوئے بورڈنگ ہائی سکول میں ایک جلسہ ہوا تھا جس میں میں نے ایسی کھیلیں تفصیل سے بیان کی تھیں۔ جن سے ذہنی ترقی کا کام لیا جا سکتا ہے اور وہ کھیلوں کا کام بھی دے سکتی ہیں۔ اور پھر آئندہ زندگی میں بھی مفید ہو سکتی ہیں۔ اس وقت میں وہ ساری تو بیان نہیں کر سکتا صرف مثال کے طور پر چند ایک بیان کر دیتا ہوں۔ مثلاً میں نے بتایا تھا۔ کہ ہمارے ملک میں بعض ایسی کھیلیں ہیں جو ذہنی ترقی کے لئے مفید ہو سکتی ہیں۔ مگر ان سے پورا فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ بچپن میں ایک کھیل یہ کھیلی جاتی ہے کہ ایک بچہ آنکھیں بند کر کے بیٹھ جاتا ہے۔ لاتیں لمبی کر لیتا ہے ایک اس کے پیچھے بیٹھ کر اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیتا ہے۔ پھر ایک ایک کر کے دوسرے لڑکے اس کی ٹانگوں پر سے گزرتے ہیں۔ اور پیچھے بیٹھنے والا پوچھتا ہے کہ کون گزرا۔ اسے اجازت نہیں ہوتی کہ گزرنے والے کے جسم کو ہاتھ لگائے۔ صرف لباس کی آواز سے وہ پہچانتا ہے کہ کون گزرا۔ اگر وہ ٹھیک بتادے تو کامیاب سمجھا جاتا ہے اور دوسرا ہار جاتا ہے۔ اس کھیل سے شنوائی کی طاقت اور توجہ کا مادہ بڑھتا ہے۔ یہ کھیل چھوٹے بچوں کی ہے۔ مگر اسے بنانے والے نے اس میں بہت حکمت رکھی ہے۔ جس کے کان عادی ہو جائیں۔ کہ کپڑے کی آواز سے آدمی کو پہچان لے۔ یا خیال سے معلوم کرے کہ کون گزرا ہے۔ تو وہ پولیس اور سکاؤٹ میں کتنا مفید ثابت ہو سکتا ہے ایسا شخص اگر پولیس میں جائے گا تو یقیناً بہت ترقی کرے گا پھر ایک کھیل یہ ہوتا ہے کہ پیچھے سے آکر آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا۔ جس کی آنکھیں اس طرح بند کر دی جائیں اس کا حق ہوتا ہے کہ پہچانے اور ہاتھ کو ہاتھ لگا کر پہچانے۔ اس طرح ہاتھوں کے لمس سے پہچاننے کی مشق ہوتی ہے۔ یہ کھیل رسول کریم ﷺ سے بھی ثابت ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ ایک صحابی بہت بدصورت اور کریہہ المنظر تھے۔ قد چھوٹا تھا اور جسم پر بال بڑے بڑے تھے۔ ایک دفعہ وہ بازار میں مزدوری کر رہے تھے پسینہ بہہ رہا تھا۔ اور گرمی کی وجہ سے سخت گھبرائے ہوئے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی لڑ پڑیں گے۔ پیچھے سے رسول کریم ﷺ آئے۔ آپ کو ان کی حالت پر رحم آیا۔ اور ان کی دلجوئی کرنا چاہی اور ان کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے۔ جس کے معنے یہ تھے کہ بتاؤ کون ہے۔ انہوں نے ہاتھ پر ہاتھ پھیرا۔ رسول کریم ﷺ کا جسم بہت نرم تھا۔ اس لئے وہ پہچان گئے۔ اور مذاق کے لئے آپؐ کے جسم مبارک کے ساتھ اپنا پسینہ والا جسم ملنے لگے۔ اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پہچان لیا ہے۔ یہ کھیل بھی درحقیقت اپنے اندر ایک عمدہ مشق رکھتی ہے۔ بشرطیکہ بچوں کو عمدگی کے ساتھ کھلائی جائے اور کوشش کی جائے کہ پورا پورا فائدہ حاصل ہو۔ یہ کھیلیں ایسی ہیں کہ ان سے اتنی مشق ہو جاتی ہے۔ کہ انسان بڑے بڑے کمالات ظاہر کر سکتا ہے۔ میں نے پہلے بھی کئی بار بتایا ہے امریکہ کی ایک قوم ہے جسے ریڈ انڈین یعنی سرخ ہندوستانی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ جب یورپ والے پہلے پہل امریکہ گئے تو ان کا خیال تھا کہ ہندوستان یہی ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ہندوستان اور ہے۔ ان لوگوں کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو ریڈ انڈین کہتے ہیں۔ انہوں نے کانوں کی مشق میں بہت کمال حاصل کیا ہوا تھا۔ لوگ پہلے زمانہ میں ان کو مزدوری پر جنگلوں میں راہ نمائی کے لئے لے جاتے تھے یا جب چور یا ڈاکو لوٹ مار کر کے بھاگتے تھے تو ان میں سے کسی کو لالچ دے کر ساتھ لے جاتے تھے اور جنگل میں چھپ جاتے تھے کہا جاتا ہے کہ وہ لوگ زمین پر کان لگا کر دو تین میل کے فاصلہ پر سے بتا دیتے تھے کہ گھوڑے فلاں جہت سے دوڑے آرہے ہیں اور یہ کوئی معجزہ نہیں۔ نہ ہی وہ کوئی غیر معمولی انسان ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ صرف مشق کی بات ہے۔ اس قوم نے کانوں کی مشق سے ایسے اصول دریافت کر لئے ہیں کہ ایسی باتیں معلوم کر لیتے ہیں جو دوسروں کو معلوم نہیں ہو سکتیں اور اس طرح چور یا ڈاکو ان کی اطلاع پر وہاں سے بھاگ کر دوسری جگہ جا چھپتے۔ اگر آنکھوں سے دیکھ کر چھپنے کی کوشش کی جائے تو بچنا محال ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سوار پکڑ سکتے ہیں۔ مگر جب دو تین میل کے فاصلہ پر سے ہی اطلاع مل جائے تو ان کے وہاں پہنچنے تک وہ آگے نکل کر جا سکتے ہیں۔ اس طرح زبان۔ ناک۔ ہاتھ اور کان کی مشق بہت کام آنے والی چیزیں ہیں۔ ان سے ذہانت میں بھی ترقی ہوتی ہے۔ ذہانت حواس خمسہ کی تیزی کا نام ہے۔ اور حواس کی تیزی کے لئے ایسی کھیلیں ایجاد کی جا سکتی ہیں۔ بلکہ ہمارے بزرگوں نے ایجاد کی ہوئی ہیں۔ جو کھیل کی کھیل ہیں اور آئندہ زندگی کے فوائد بھی ان میں مخفی ہیں۔ خدام الاحمدیہ کو چاہئے کہ اس بات کو اپنی سکیم میں شامل کریں۔ اور جماعت میں ان کو رائج کریں۔ میں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر بھی کہا تھا۔ کہ جماعت ورزش جسمانی کی طرف خاص طور پر زور دے۔ اور اب میں یہ کام بھی خدام الاحمدیہ کے سپرد کرتا ہوں کیونکہ یہ نوجوانوں سے تعلق رکھتا ہے۔ پس خدام لاحمدیہ اسے قادیان میں بھی اور باہر بھی شروع کریں۔ مجھ سے مشورہ کر کے وہ ایسی سکیمیں تیار کر سکتے ہیں کہ جن کے ذریعہ ایسی کھیلیں جماعت میں جاری کی جا سکیں جو آئندہ زندگی میں کام آنے والی ہوں۔

نویں بات جس کی طرف میں خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں وہ علم کا عام کرنا ہے۔ میں پہلے ان کو توجہ دلا چکا ہوں کہ ان کا فرض ہے کہ علم سیکھیں لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ کسی شخص کا نیکی حاصل کرنا اسے بچا نہیں سکتا۔ جب تک اس کے اردگرد بھی نیکی نہ ہو۔ آپ اپنے بچے کو کتنا سچ بولنے کی عادت کیوں نہ ڈالیں وہ کبھی سچا

باقی صفحہ 4 پر

بقیہ صفحہ 1

ہفتہ' 10- مئی 1997ء آج مقررہ پروگرام کے مطابق حضرت صاحب کا بچوں کے ساتھ ملاقات کا دن تھا جو حسب معمول تلاوت سے شروع ہوئی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی سوانح پر انگریزی زبان میں مضامین پڑھے گئے۔ بہت خوبصورت بنگلہ نغمہ اور انگریزی زبان میں حمد باری تعالیٰ پر ایک لکھی گئی نظم چند بچیوں نے مل کر سنائی جسے بہت پسند کیا گیا۔

اتوار' 11- مئی 1997ء آج انگریزی بولنے والے احباب کو حضرت صاحب نے شرف ملاقات بخشا جس میں زائرین نے مختلف سوالات کئے جن کے حضرت صاحب نے پر از معلومات جواب ارشاد فرمائے۔ سوال و جواب کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر قارئین کے افادہ کے لئے درج ذیل ہے۔

○ عیسائیوں میں دعوت الی اللہ کیسے کریں۔ انہیں نہ عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں اور نہ ہی وفات میں کوئی دلچسپی ہے۔ ان کی عیسائیت تو صرف کرسمس وغیرہ تک محدود ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا مادی مخلوق دنیا پرست ہو چکی ہے۔ اس لئے آغاز خدا تعالیٰ کے تصور اور اس کی ہستی سے کریں۔ پہلے ان کے حالات کا جائزہ لیں پھر اس کے مطابق گفتگو کریں۔

○ اگر دو ملکوں کے درمیان لڑائی ہو تو دین حق امن بحال کرنے کے لئے کیا تعلیم دیتا ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ وہ اس مسئلے کا حل کلام الٰہی کی روشنی میں کئی دفعہ بیان فرما چکے ہیں کہ اگر دو مسلمان پارٹیوں میں اختلاف ہو تو سب مسلمان مل کر صلح کرانے کی کوشش کریں اور اگر کوئی ایک پارٹی جنگ کر کے بغاوت پر مصر ہوتی ہے تو پھر سب متحد ہو کر بغاوت کو کچلیں لیکن انصاف کو کسی بھی صورت میں ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

○ کیا برائی خدا نے پیدا کی ہے' اگر کی ہے تو کیوں؟

خدا تعالیٰ نے صرف روشنی پیدا کی ہے۔ جو بھی نیکی سے منہ پھیرے گا وہ دوسرے الفاظ میں برائی پیدا کرے گا۔ Choice کے نتیجے میں برائی آتی ہے۔

○ علاوہ ازیں آج کی مجلس میں بچوں کی تربیت کے سلسلے میں والدین کی ذمہ داری' ماحولیاتی زہر آلود فضا کی وجوہات اور علاج' حضرت آدم کو سجدہ کرنے کے حکم کی وضاحت' خاندان کے بزرگوں کی نگہداشت' قیامت کس طرح اور کب ہو گی وغیرہ امور سے متعلق سوالات بھی کئے گئے جن کے جوابات حضرت صاحب نے ارشاد فرمائے۔

سوموار' 12- مئی 1997ء آج ہومیو پیتھی کلاس نمبر 26- جو 18- جولائی 1994ء کو ٹیلی کاسٹ ہوئی تھی نشر مکرر کے طور پر پیش کی گئی۔ جس میں برائیونیا کی علامات کا بیان حضرت صاحب نے جاری رکھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ ایک بہت ہی مفید دوائی ہے۔ حضرت صاحب نے دوائیوں کے بعض اوقات کے ساتھ خاص طور پر تعلق کو بھی بیان فرمایا۔

منگل' 13- مئی 1997ء آج حضرت صاحب کے ساتھ کلام الٰہی کلاس نمبر 199 منعقد ہوئی حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہاں فرعون اور ہامان کا ذکر ہے۔ قارون جو ان کا بہت بڑا وزیر خزانہ تھا اس کا نام نہیں ہے۔ حضرت صاحب نے اس کی وجہ بتائی کہ یہ فرعون کی قوم سے نہیں تھا۔ اپنے لوگوں کو چھوڑ کر فرعون کے دربار میں آگیا تھا۔ اس لئے اس کا ذکر علیحدہ کلام الٰہی میں ملتا ہے۔ فرعون اور اس کے ساتھی غرق کئے گئے اور قارون کو زمین میں دھنسایا گیا۔ ہامان کے متعلق حضرت صاحب نے بتایا کہ یہ فرعون کا سب سے بڑے مندر کا محافظ تھا اور فوجی تھا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ آئندہ زمانوں میں بھی ایسے ہی لوگوں نے نئے ناموں کے ساتھ ظاہر ہونا تھا۔ اسی طرح سے فرعون کی بیوی نے حضرت موسیٰ کو دریا سے نکالنے کے بعد اپنی حفاظت میں لیتے وقت جو کچھ فرعون سے کہا اس کی تشریح اور تصویر حضرت صاحب نے دلچسپ پیرائے میں ذہن نشین کرائی۔

بدھ 14- مئی 1997ء آج حضرت صاحب کے جرمنی میں تشریف لے جانے کی وجہ سے ترجمہ کلام الٰہی کلاس نمبر 26 جو 8- دسمبر 1994ء کو ریکارڈ کی گئی تھی دوبارہ براڈ کاسٹ کی گئی۔

جمعرات 15- مئی 1997ء حسب پروگرام آج ہومیو پیتھی کلاس نمبر 27 کے نشر مکرر کا دن تھا لیکن حضرت صاحب کا 2- مئی 1997ء کا ہالینڈ میں فرمودہ خطبہ جو ابھی تک براڈ کاسٹ نہیں ہو سکا تھا افادہ ناظرین اور سامعین کے لئے آج نشر کیا گیا۔

جمعہ 16- مئی 1997ء حضرت صاحب کے دورہ جرمنی کی وجہ سے آج بچوں کے ساتھ حضرت صاحب کی کلاس نمبر 84 جو 4- جنوری 1997ء کو نشر ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

○○○

ایک اچھی بات

اپنی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا ضروری ہے۔

لطیف احمد قریشی ایم اے ایل ایل بی لاہور

محترم مولانا سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

محترم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی 15-اپریل 1997ء بروز منگل اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ مولوی صاحب ایک نابغہ روزگار تھے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے بعض خاص مہارتیں ودیعت کی تھیں۔ وہ اپنا ہر کام بہت رفتار سے کرنے میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔ مولوی فاضل کی تعلیم کے دوران نوٹ کی گئی اسی مہارت کے پیش نظر مولوی صاحب کو حضرت امام جماعت احمدیہ ثانی کے خطبات اور تقاریر نوٹ کرنے اور محفوظ کرنے کا فریضہ سپرد کیا گیا۔ آپ کمال مہارت سے تقریر کے پورے کے پورے فقرے نوٹ فرماتے اور بعد ازاں صاف تحریر کر کے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کرتے۔ جو بعد میں طباعت کے لئے بھجوائے جاتے۔ بغیر شارٹ ہینڈ حضرت امام جماعت ثانی جیسے تیز رفتار مقرر کی تقریر کو محفوظ کرنا انہی کے بس کی بات تھی۔

مولوی صاحب کی زود نویسی کا ایک واقعہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ 1992ء کے قریب شعبہ اردو اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی کی ایک ایم۔اے کی طالبہ نے جناب روشن دین تنویر سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل پر ایم۔اے کے لئے مقالہ لکھنے کا فیصلہ کیا۔ طالبہ کے استاد نے انہیں رہنمائی کے لئے خاکسار کے پاس بھجوایا۔ کیونکہ خاکسار کو روشن دین تنویر صاحب کا زمانہ احمدیت سے قبل کا کلام مدون کرنے اور "زنجیر گل" کے نام سے چھپوانے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ اس لئے میں نے چاہا کہ طالبہ مذکورہ تنویر صاحب کے بعض خصوصی اداریوں اور ان کے الفضل میں مطبوعہ کلام کو ضرور دیکھے جن کی تعداد کم از کم تین چار ہزار تھی۔ میں نے مولوی صاحب سے رابطہ کر کے خلافت لائبریری میں سے بعض خصوصی اداریوں مضامین اور تمام تر مطبوعہ کلام فوٹو کاپی کروا کے مجھے بھجوانے کی فرمائش کی۔ اس وعدے کے ساتھ کہ فوٹو کاپی کا تمام خرچہ میں برداشت کروں گا۔ دو مہینے بعد مولوی صاحب نے کوئی ڈیڑھ دو سو چیدہ چیدہ اداریوں اور مضامین کی فوٹو کاپیاں اور تین ہزار نظموں کی اپنے ہاتھ سے کی ہوئی نقول مجھے ارسال کر دیں۔

مولوی صاحب کو مشہور اسلامی کتب اور جماعت احمدیہ کے لٹریچر کے لاکھوں حوالے یاد تھے۔ اور جماعت کے اکثر مقرر اور مضمون نویس صاحبان خط لکھ کر ایسے حوالے منگوا کر اپنی تقاریر اور مضامین میں استعمال کرتے تھے۔ خود خاکسار نے کئی بار اپنے مضامین اور تقاریر کے لئے مولوی صاحب سے ایسے حوالے منگوائے جو ہمیشہ بہت مبسوط اور مفید ہوتے۔

مولوی صاحب انتہائی مخلص دوست تھے جن پر کسی بھی کام کے لئے انحصار کیا جا سکتا تھا۔ 1957ء کے قریب روشن دین تنویر صاحب کے اکلوتے بیٹے نصر احمد ذہنی اختلال کی وجہ سے اپنے رویے میں جارح ہو گئے تو مولوی صاحب برادر اکبر محمد احمد صاحب حامی کو ساتھ لے کر نصر احمد کو علاج کے لئے مینٹل ہسپتال لاہور میں پہنچا کر آئے۔ دوستوں عزیزوں اور واقفوں کے بچے بچیوں کی شادیوں کے سلسلہ میں انتظامات کا جو حصہ مولوی صاحب کے سپرد کیا جاتا وہ اسے احسن طریق سے انجام دیتے اور اس میں خوشی محسوس کرتے۔ مولوی صاحب کے ذمہ کوئی بھی کام لگا کر انسان خود اس سے بے فکر ہو سکتا تھا۔ آج کے زمانہ میں مولوی صاحب جیسے مخلص دوست اور عالم بہت کم رہ گئے ہیں۔

مولوی صاحب موصوف نے مولوی فاضل کرنے کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ ثانی کی تحریک پر کچھ عرصہ فوج میں ملازمت کی اور جنگ عظیم دوم ختم ہونے کے بعد ملازمت سے فارغ ہو کر واپس قادیان پہنچے تو انہیں شعبہ زود نویسی سے منسلک کر دیا گیا۔ پاکستان بننے کے بعد ربوہ میں ایک طویل عرصہ تک سابق فوجیوں کی تنظیم کے لئے ضلع جھنگ کے مرکزی دفتر کی طرف سے آپ کو ویلفیئر آفیسر مقرر کیا گیا تھا۔ آپ نے ایک طویل عرصہ تک بلا معاوضہ یہ فریضہ بطریق احسن انجام دیا۔ ان پڑھ پنشنرز اور پنشنرز کی ان پڑھ بیواؤں کے کام بڑی توجہ اور خوش دلی سے کرتے تھے۔

اے خدا بر تربتِ او ابرِ رحمت ہا ببار

ooo

بقیہ صفحہ 3

نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کے محلہ میں دوسرے بچے جھوٹ بولتے ہیں۔ پس ان کا اپنا علم حاصل کر لینا کام نہیں آ سکتا۔ جب تک کہ دوسروں میں تعلیم کی اشاعت نہ کریں۔ کچھ عرصہ سے میں نے ان کے سپرد یہ کام کیا ہوا ہے۔ کہ قادیان میں کوئی ان پڑھ نہ رہے۔ اور جب یہاں یہ کام ہو جائے گا تو پھر باہر بھی اسے شروع کیا جائے گا۔ انہوں نے کچھ عرصہ سے اس کے متعلق کوئی رپورٹ مجھے نہیں بھیجی۔ اس لئے میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ کام ہو رہا ہے یا نہیں۔ یہ کام اتنا اہم تھا کہ ان کو یہ سمجھنا چاہئے تھے کہ اس کے متعلق ہفتہ واری رپورٹ ضروری ہے۔ مگر آج میں یہ کام پھر خصوصیت کے ساتھ ان کے سپرد کرتا ہوں اور ان کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسے پہلے یہاں شروع کریں۔ اور پھر باہر۔ اور کوشش کریں کہ سال دو سال کے عرصہ میں کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو پڑھا ہوا نہ ہو۔ خواہ احمدی عورت ہو یا مرد۔ بچہ ہو یا بوڑھا۔ سب پڑھے ہوئے ہونے چاہئیں۔

ooo

یاد رفتگان

انتصار احمد نذر

مکرم نذر احمد صاحب قانونگو

ہمارے پیارے ابا جان کو ہم سے جدا ہوئے تقریباً تین برس گزرنے کو ہیں ان تین برسوں میں میں نے بارہا اپنے باپ کے موضوع پر قلم اٹھانا چاہا مگر شدت جذبات سے ایسا نہ کر سکا یہ جدائی کا زخم ہی اتنا گہرا تھا اور یہ صدمہ ہی اتنا جانکاہ تھا کہ تین برس بعد اپنے باپ کا ذکر خیر کرنے کی توفیق پا رہا ہوں اس غم کی کیفیت کا اندازہ تو اسے ہی ہو سکتا ہے کہ جسے جواں عمری میں ہی اپنے باپ کی وفات کا صدمہ دیکھنا پڑا ہو۔ ہم یقیناً خدا کی رضا پر راضی ہیں اور اس کے ہر فعل کو مبنی بر حکمت سمجھتے ہیں لیکن اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ جانے والے کی جدائی لحہ لحہ تڑپاتی ہے اور اس کی یاد ہر وقت ساتھ ساتھ رہتی ہے۔

میرے پیارے ابا جان مکرم چوہدری نذر احمد صاحب قانون گو 2 مئی 1941ء کو سیالکوٹ کے ایک گاؤں رائے پور میں پیدا ہوئے میٹرک تک تعلیم حاصل کی تو دادا جان نے ابا کو پٹواری بنانے کی خواہش ظاہر کی۔ اس زمانے میں خاص طور پر گاؤں کے لوگوں یا جن کو زمینوں کے معاملات سے واسطہ پڑتا تھا کے نزدیک پٹواری کی بڑی اہمیت تھی کیونکہ زمین کے لین دین یا انتقال کے سلسلے میں پٹواری کا لکھا حرف آخر ہوتا ہے چنانچہ ابا جان نے پٹوار کا کورس کر کے 28 جولائی 1965ء کو سرکاری ملازمت شروع کی۔

ابا جان نے کل 29 برس سرکاری ملازمت کی اور وفات سے تقریباً چار پانچ سال قبل ترقی پا کر قانونگو بن گئے لیکن اس سارے دور میں ان کی زندگی کا سب سے نمایاں وصف جرات اور ایمانداری رہا ان کے سینکڑوں جاننے والے دوست احباب سبھی کے خیال میں ابا جان کی زندگی کا محور یہی دو اوصاف تھے دیانتداری کے لئے جرات چاہئے اور جرات کے بغیر انسان دیانتدار نہیں ہو سکتا ابا جان جو حق سمجھتے تھے اس کا اظہار کرتے تھے انہوں نے اپنے ضمیر کی آواز کے خلاف کبھی کوئی کام نہیں کیا۔

ابا جان کی دیانتداری کی اس سے اچھی مثال نہیں ہو سکتی کہ زندگی بھر "بہتی گنگا سے ہاتھ دھونے" کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں مواقع کے باوجود سادگی اور قناعت کو ہی اپنے لئے حرز جان بنائے رکھا اور اپنی اولاد کے لئے دعاؤں کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں چھوڑی اور ایمانداری کو ہی اپنا ترکہ اور اثاثہ قرار دیا کہ اس کا پھل میری اولاد کھائے گی۔

ابا جان کو امامت سے بہت گہرا عشق تھا اور ان کی گفتگو سے اس کا ہمہ وقت اظہار ہوتا تھا اپنی اولاد کو امامت کا قرب عطا کرنے کے لئے اپنے گاؤں رائے پور سے ربوہ لا بسایا اور امامت کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا کی آج ہم اپنی اس خوش قسمتی پر نازاں ہیں کہ امامت ثالثہ اور پھر امامت رابعہ سے فیض یاب ہونے کا موقع ملا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اور حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) نے لاتعداد مرتبہ شرف ملاقات عطا کیا یہ میرے ابا جان کا اتنا بڑا احسان ہے کہ میں سوچتا ہوں کہ اگر ہم گاؤں میں ہوتے تو شاید حضرت صاحب سے ملاقات نہ ہوتی اور آج ہم کف افسوس مل رہے ہوتے لیکن ربوہ کے ماحول میں رہنے کی وجہ سے ایسے مواقع ملتے رہے جنہیں یاد کر کے روح و جسم کو ایک تروتازگی عطا ہوتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد خاندان سے گہری دلی محبت رکھتے تھے اور ان کا ہمیشہ عزت و تعظیم سے ذکر کیا کرتے تھے ایک دفعہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہی خاندان کے ایک فرد کا زمین کا کوئی کیس لاہور ہائی کورٹ میں چل رہا تھا ابا جان ان سے چونکہ حسن عقیدت اور محبت کا تعلق رکھتے تھے اس لئے انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ آپ چونکہ زمینوں کے معاملات کو سمجھتے ہیں اس لئے اگر آپ اس پیشی کے موقع پر سیالکوٹ سے لاہور آسکیں تو بہتر ہوگا تاکہ مخالف وکیل یا پٹواری کوئی غلط بیانی نہ کر سکے اور ہمیں دھوکہ نہ دے سکے ابا جان اس تاریخ کو بطور خاص لاہور تشریف لے گئے اور اس خدمت کی سعادت پر ہمیشہ خوش ہوتے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے خاندان کے کسی فرد کی کوئی خدمت بجالانے کی توفیق ملی جماعت سے اخلاص محبت او دوفا کا یقیناً یہ ایک پیمانہ ہے کہ کوئی شخص اپنی اولاد کو خدمت سلسلہ کے لئے وقف کر دے اور پھر اس وقف کی قبولیت پر نازاں ہو کہ یہ مجھے بہت بڑی سعادت ملی ہے۔ ابا جان نے مجھے بچپن ہی سے وقف کر دیا تھا اور پھر ایسے رنگ میں تربیت کی تھی کہ اپنی زندگی کے مستقبل کے بارے میں ہمیشہ وقف کے ہی خواب دیکھے اور خدمت سلسلہ کے تصور سے ہی خوشی پائی۔

خاکسار نے 1986ء میں میٹرک کا امتحان دیا اس امتحان میں خدا کے فضل سے میں نے 728 نمبر لے کر سرگودھا بورڈ (جنرل گروپ) میں پہلی پوزیشن حاصل کی اس موقع پر والدین کی نیک تربیت کے ہی زیر اثر اخبارات کے نمائندوں کے سامنے یہی کہنے کی توفیق ملی کہ میں دین حق کی سربلندی کی خاطر اپنی زندگی وقف کر چکا ہوں چنانچہ اس موقع پر امروز نے میرے بارے میں لکھا کہ "وہ زیادہ سے زیادہ دینی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں اور بطور محقق نمایاں مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں اور دین حق کی سربلندی، ترویج اور احیاء کے لئے قابل قدر خدمات سرانجام دینے کی خواہش رکھتے ہیں"۔

میری اس کامیابی کی اطلاع جب ابا جان کے حلقہ ملازمت میں پہنچی تو آپ کے ساتھ کام کرنے والے غیر از جماعت پٹواریوں نے کہا کہ اب تو آپ اپنے بیٹے کو ڈپٹی کمشنر بنائیں۔ ساری عمر ڈپٹی کمشنر کی ماتحتی میں زندگی گزار کر پٹواریوں کے دلوں پر اس کا وہ رعب نقش ہو جاتا ہے کہ وہ

باقی صفحہ 7 پر

محترم میاں محمد ابراہیم جمونی

نام میں کیا دھرا ہے؟

آخر نام میں دھرا ہی کیا ہے! کہتے ہیں گلاب بہرحال گلاب ہی ہے۔ آپ چاہے اس کو کسی نام سے بھی پکار لیں...... گلاب گلاب ہی رہے گا۔ کلام الٰہی میں بھی ارشاد ہے کہ نام تو صرف تشخص اور شناخت کے لئے دیا جاتا ہے۔ تاکہ ہر فرد کی انفرادیت اور شخصیت ممیز ہو سکے۔ لیکن اگر ایک نام کے متعدد لوگ ہوں تو پھر ہر نام کے ساتھ فرد متعلق کے امتیاز کے لئے کوئی اور کنیت بھی لگا دی جاتی ہے۔ مثلاً میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں سینئر انگلش ٹیچر مقرر ہوا تو اس وقت میرے نام کے دو ایک استاد اور بھی تھے۔ چنانچہ شروع میں بی اے ہونے کی وجہ سے۔ میرے ہم نام بزرگ حضرت صوفی محمد ابراہیم صاحب بی ایس سی سے جدا کرنے کے لئے۔ میرے نام کے ساتھ بی اے اور محترم صوفی صاحب کے نام ساتھ بی ایس سی لگا دیا گیا۔ اسی زمانہ میں دراصل اس سے چند سال پہلے چونکہ حضرت ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی۔ پرانے چند معروف بزرگ اساتذہ کرام کے بعد۔ بی ٹی ہوئے تو ان کا اصل نام علی محمد "کولڈ سٹوریج" میں چلا گیا اور وہ صرف "بی ٹی صاحب" بن گئے۔ اور جب چند سال بعد ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ناصر ریاضی کے استاد بن کر آگئے آئے۔ تو پہلا محمد ابراہیم (خاکسار) جموں کی نسبت سے جمونی بن گیا۔ جموں میں یوں تو حضرت (بعد میں امام اول) مولوی نورالدین صاحب بھیروی۔ ایک عرصہ تک شاہی طبیب کے طور پر رہے۔ اس طرح حضرت ممدوح کے ایک خاص شاگرد آپ ہی کے ہم نام خلیفہ نورالدین صاحب۔ جموں کے ہی باشندہ تھے۔ (اور خلیفہ کا یہ لقب بھی آپ کو مہاراجہ کشمیر نے ہی از راہ تفنن دیا تھا۔ اور وہ اس طرح کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب (بعد میں اپنے مقتداء کے جانشین) کی رہائش مہاراجہ کے محلات کے قریب ہی تھی۔ آپ کی ایک صفت یہ تھی۔ کہ آپ کو جتنی بھی ریاست کی طرف سے ماہانہ تنخواہ ملتی اور وہ اس زمانہ میں ایک ہزار تھی (آج کل تو یقیناً ایک لاکھ سے بھی زیادہ) یہ ساری رقم آپ ان شاگردوں پر خرچ کر دیتے۔ جو تعلیم کلام الٰہی حاصل کرنے کی غرض سے آپ کے ہاں مقیم ہوتے۔

ان امور کی نسبت مجھے جمونی کہلوانے میں کبھی تامل نہیں ہوا۔ صرف ایک وجہ سے میں متردد رہتا تھا کہ جموں سے چراغ دین کا بھی تعلق تھا جو حضرت بانی سلسلہ کا سخت معاند اور مخالف تھا۔ نیز میں اصلاً تو سیالکوٹی ہوں۔ میری پیدائش اور میٹرک تک کا مسکن سیالکوٹ ہی ہے۔ جموں تو میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے ہی ٹھہرا۔ اور حضرت ماموں جان (مستری فیض احمد صاحب) کے پاس رہا اور بعد میں شادی بھی اپنے ماموں زاد بھائی کی لڑکی سے ہی ہوئی۔ بہرحال ہر نام کی ایک وجہ تسمیہ ہوتی ہے۔ اور جس نام سے انسان مشہور ہو جائے۔ وہی اس کی شناخت بن جاتا ہے۔ حضرت مولوی محمد دین صاحب پہلے ماسٹر کہلواتے تھے امریکہ سے واپس آئے تو ماسٹر کی بجائے "مولوی" کا لقب پایا۔ اس طرح میں بھی ہیڈ ماسٹر بنتے ہی ماسٹر کی بجائے میاں بن گیا۔ راجپوت خاندان کا فرد ہونے کی حیثیت سے۔ جمونی کا لفظ اب میرے نام کا لازمی حصہ بن چکا ہے۔ میں نے چند ماہ ہوئے حضرت سیدہ مہر آپا (جن کو ایف اے میں انگریزی پڑھانے کا مجھے شرف حاصل ہے) آپ سے فون پر کوئی بات کی اور اپنا پورا تعارف کروایا۔ پہلے ماسٹر۔ پھر ہیڈ ماسٹر۔ معاً بعد مربی امریکہ۔ لیکن بات کرتے کرتے' میں نے بھانپ لیا۔ کہ سیدہ موصوفہ کے ذہن میں ابھی تک کچھ الجھاؤ ہے۔ بات صاف ہونے پر فرمایا کہ "اچھا تو آپ جمونی صاحب ہیں" اس طرح مجھے محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب کے گھر فون کر کے بعض کوائف معلوم کرنا مقصود تھا۔ فون کیا۔ محترم مولوی صاحب ربوہ سے باہر تھے۔ ان کی اہلیہ محترمہ نے فون اٹھایا اور دریافت کیا کہ میں کون ہوں۔ میں نے لمبا چوڑا تعارف کروایا لیکن میری شناخت پھر بھی نہ ہوئی۔ پھر انہوں نے پوچھا۔ کوئی اور پہچان۔ اور آخر میں کہا کہ اچھا۔ تو آپ "جمونی صاحب ہیں"۔ وہی بات ہوئی نا۔ جب کوئی لفظ انسان کی پہچان بن جائے تو پھر اسی نام کے حوالہ سے بات چیت کی جائے۔ تو باہمی شناخت فریقین کو قریب تر بنا دیتی ہے۔ "جمونی صاحب" کے نام سے تو مجھے ائمہ جماعت۔ ثانی۔ ثالث اور رابع یاد فرماتے ہیں تو اس نام سے اپنے آپ کو منسوب نہ کرنا کسی صورت بھی مستحسن نہیں۔

○○○

○

عقل و خرد نہیں نگۂ پاک کی دلیل
میرا جنوں ہے حُسن کے ادراک کی دلیل

اس کا مقام گویا فرشتوں سے تھا بلند
سجدہ تھا سرفرازیٔ خاشاک کی دلیل

ناری تھا وہ تو تھی اسے خاکی پہ برتری
بیکار تھی یہ فطرتِ چالاک کی دلیل

صبحِ ازل سے صاحب خاتم تھا اک رسولؐ
کافی ہے اس کے واسطے لولاک کی دلیل

دیکھو تو میری آنکھ کی خونابہ فشانی
دیکھو تو ہے یہی دلِ صد چاک کی دلیل

حجت تمام ہو چکی شائد کہ آئے گی
اب آسماں کے گردشِ افلاک کی دلیل

ناہیدؔ کی خطا پہ انہیں پیار آگیا
تھی خوب اس کے دیدۂ نمناک کی دلیل

عبدالمنان ناہیدؔ

تعارف

دخترِ کرام

محترم نواب عباس احمد خان صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنی بزرگ والدہ محترمہ حضرت صاحبزادی امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرت و سوانح مکرم سید سجاد احمد صاحب سے مرتب کروا کر شائع کر دی۔ کتاب کا نام ہے "دخت کرام" اور اس میں پیش لفظ حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ نے تحریر فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرت و سوانح سے متعلق ایک تحریر بھی شامل اشاعت ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی کا مختصر جائزہ پیش کرتے ہوئے آپ کی مبشر اولاد کا ذکر کیا گیا ہے اور پھر حضرت سیدہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کی زندگی کے حالات و واقعات بڑی تفصیل کے ساتھ اس کتاب میں شامل کئے گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسی کتابیں جماعت کی کردار سازی میں بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔ دراصل سیرت و سوانح جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مبشر اولاد میں سے کسی کی ہو تو ہر شخص یہ سمجھ سکتا ہے کہ اس سے بہتر زندگی گزارنے کا اور کوئی طریق نہیں ہو سکتا۔ ہم (خدا نے چاہا تو) اس مبارک کتاب میں سے چیدہ چیدہ حالات و واقعات تسلسل کے ساتھ الفضل میں شائع کرتے رہیں گے۔ یہ مختصر سا تعارف محض قارئین کو یہ بتانے کے لئے تحریر کیا گیا ہے کہ حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کی سیرت و سوانح شائع ہو گئی ہے۔ آپ اسے حاصل کریں اس کا مطالعہ کریں اور اپنی زندگی میں ان خوبیوں کو حتی الوسع شامل کرنے کی کوشش کریں جن کا اس کتاب میں ذکر کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا کرے۔

(ن - س)

یقیناً سمجھو کہ ہر شخص اپنے اندازہ کے موافق عمر کا ایک حصہ کھا چکا ہے۔ بڑی عمر ہو گئی ہے۔ تب بھی تھوڑے دن باقی ہیں۔ اور تھوڑی ہے تب بھی تھوڑے ہی باقی ہیں۔ کیونکہ گذرنے والے زمانہ کو ہمیشہ تھوڑا خیال کیا جاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ انسان جو اس مسافر خانہ میں آتا ہے اس کی اصل غرض کیا ہے؟ اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے اور اس کی فرماں برداری کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

طالبان کی قوت کا دوبارہ استحکام

افغانستان کی صورت حال ہر پل نئی کروٹ لیتی محسوس ہوتی ہے۔ چند ہفتے قبل یکایک ملک کے 80 فیصد علاقے پر طالبان کا قبضہ ہو گیا۔ چند دن کے بعد صورت حال پلٹ گئی اور منحرفین نے کچھ علاقہ چھین لیا۔ اور پھر ایک بار جو جنگ شروع ہوئی ہے اس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اب سرکاری فوج نے باتیسہ اور .غلان کے علاقوں میں مخالف فوجوں کا صفایا کر دیا ہے۔ اور جبل السراج کے علاقے میں حریف فوجوں کو بھاری نقصان پہنچایا ہے۔ اس کے علاوہ دوستی کے علاقے میں جلیم ملیشیا کا حملہ بھی ناکام بنا دیا گیا ہے۔ طالبان کی یہ تازہ فتوحات اس امر کا اظہار کر رہی ہیں کہ ابتدائی فتوحات کی ناکامی کے بعد پیدا ہونے والی صورت حال پر قابو پایا جا رہا ہے۔ کیونکہ ابتدائی ناکامیوں کے بعد طالبان کی طاقت میں اضافہ کی خبریں آ رہی ہیں۔

روس کے نائب وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان اور روس مل کر افغان گروپوں میں مصالحت کرانے پر تعاون کر سکتے ہیں۔ روس نے اس تجویز کا اعادہ کیا کہ افغانستان میں وسیع البنیاد حکومت قائم کی جائے۔ روس نے پاکستان کے اس موقف سے بھی اتفاق کیا کہ افغانستان کے مسئلہ کا حل فوجی نہیں بلکہ بات چیت سے ہی ممکن ہے۔

OOO

یورپ میں سنگل کرنسی

گزشتہ چند ہفتوں میں یورپ کے دو اہم ممالک برطانیہ اور فرانس میں حکومتیں تبدیل ہو گئی ہیں۔ سابقہ حکومتیں انتخابات میں شکست کھا چکی ہیں۔ اس تازہ تبدیلی کا اثر یورپ کی سیاست پر دیکھنے میں آ رہا ہے۔

فرانس کی نئی سوشلسٹ حکومت کے یورپ میں سنگل کرنسی کے معاملے پر جرمنی کی حکومت سے اختلاف پیدا ہو گئے ہیں۔ فرانس نے کہا ہے کہ یورپی مالیاتی بجٹ قوانین میں نرمی کی جائے۔ جبکہ جرمنی فرانس کے اس موقف کی مخالفت کر رہا ہے۔ جرمنی کا کہنا ہے کہ یورپی یونین میں واحد کرنسی اختیار کرنے کے معاملے میں پچھلے سال آئرلینڈ میں جو سمجھوتہ طے پایا تھا اب اس میں ردوبدل نہیں کیا جا سکتا۔

OOO

عرب مشترکہ منڈی

مصر نے شام کی اس تجویز کی حمایت کی ہے کہ عرب ممالک میں مشترکہ تجارت کے قیام کے لئے مشترکہ عرب منڈی قائم کی جائے۔ مصر نے کہا ہے کہ شام کی تجویز کے مطابق شام، مصر، سعودی عرب، بحرین، کویت، قطر، اومان اور متحدہ عرب امارات کے ممالک پر مشتمل عرب مشترکہ منڈی قائم کی جائے تاکہ عرب علاقوں میں تجارت کے آزادانہ فروغ کو رائج کیا جا سکے۔

آج کی دنیا اقتصادیات اور تجارت کی دنیا ہے۔ آج مضبوط اور طاقتور وہی ملک ہے جس کی تجارت اور معیشت مضبوط ہو عوام کا معیار زندگی بلند ہو اور ملک میں خوشحالی کا دور دورہ ہو ماضی میں اس کے برعکس نظریہ اپنایا جاتا تھا کہ جو ملک اسلحہ میں زیادہ ہے وہ زیادہ قوت حاصل کرے گا۔ اسی نظریے کی بنیاد پر روس نے اپنا اسلحہ خوب جی بھر کر بنایا لیکن عام آدمی کے معیار کے حوالے سے یہ ملک ایک غریب ملک ہی شمار کیا جاتا تھا۔ چنانچہ جب کمیونسٹ نظام کو ملک سے ختم کیا گیا تو پتہ چلا کہ روس میں اور تیسری دنیا کے کسی عام ترقی پذیر ملک میں کوئی زیادہ فرق نہیں۔ اب روس میں اسلحہ کے ذخائر آج بھی بھرے پڑے ہیں لیکن چونکہ یہ ملک اقتصادی طور پر کھوکھلا ہے اس لئے عالمی سطح پر اس کا کردار بہت کم ہو چکا ہے جبکہ جرمنی جس کے پاس اسلحہ نہ ہونے کے برابر ہے محض اپنی طاقتور معیشت کی بدولت دنیا کی بڑی طاقتوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اور جاپان کی بھی یہی صورت حال ہے کیونکہ اس کے پاس بھی اسلحہ کوئی نہیں لیکن معیشت تجارت اور اقتصادیات کی مضبوطی میں دنیا بھر میں کوئی اس کا حریف پیدا نہیں ہو سکا۔

ترقی پذیر ملکوں نے بھی اس نکتے کو سمجھ لیا ہے اب اکثر ممالک میں اقتصادیات کو مضبوط کرنے پر غیر معمولی توجہ دی جا رہی ہے۔ عرب مشترکہ منڈی بھی اسی سوچ کا اظہار ہے اگر عرب ممالک متحدہ ہو کر یہ منڈی قائم کر لیں تو اس سے عرب ممالک کی تجارت کو بہت فائدہ پہنچنے کی امید کی جا سکتی ہے۔

OOO

عرب اسرائیل امن بات چیت

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر کوفی عنان نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں عربوں اور اسرائیل کے درمیان قیام امن کے لئے دوبارہ بات شروع ہونی چاہئے۔ عرب علاقوں پر اسرائیل کے غاصبانہ قبضے کے 30 سال مکمل ہونے پر اقوام متحدہ کے زیر اہتمام ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ اسرائیل اور فلسطین کے درمیان جلد ہی امن بات چیت دوبارہ شروع ہو جائے گی۔

اس موقعہ پر اپنے ایک پیغام میں فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے کہا کہ اسرائیل کی توسیع پسندانہ سرگرمیوں کے باوجود فلسطین امن بات چیت کو آگے بڑھانے اور مذاکرات جاری رکھنے کی کوششیں کرتا رہے گا۔

OOO

لبنان کو تاوان

امریکہ نے لبنان کو پونے دو کروڑ ڈالر تاوان

باقی صفحہ 7 پر

پروفیسر محمد ثناءاللہ کیلیے ضلع شیخوپورہ

شجر سدا بہار

ایک دانا نے بیان کیا کہ ہندوستان میں ایک درخت ہے جو شخص ایک بار اس کا میوہ کھا لے وہ نہ کبھی بوڑھا ہوتا ہے اور نہ مرتا ہے۔ ایک بادشاہ نے ایک راستباز نے یہ تمثیل سن کر اس کو سچ سمجھ لیا اور اس درخت اور اس پھل کا مشتاق ہوا۔ اس نے اپنے وزیروں میں سے ایک وزیر کو قاصد بنا کر اس درخت کی تلاش میں ہندوستان روانہ کیا۔ اس قاصد نے اس درخت کی تلاش میں ہندوستان کا چپہ چپہ چھان مارا، کوئی شہر، جزیرہ، پہاڑ اور جنگل نہ تھا جہاں وہ نہ گیا ہو جس کسی سے وہ اس درخت کا پتہ پوچھتا وہ اس کا تمسخر اڑاتا اور کہتا کہ ایسے درخت کی جستجو تو وہی کرے گا جو عقل و خرد سے عاری ہو چکا ہو اور پاگل خانے میں بھیجے جانے کے قابل ہو۔ بعض ایسے بھی تھے جو اس کے استفسار پر ہنسی ہنسی میں اس کو تھپڑ رسید کرنے سے بھی گریز نہ کرتے تھے۔

مگر کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو کہتے تھے کہ تیرے جیسے روشن ضمیر اور ہوشیار آدمی کی کوشش بھلا کب رائیگاں جا سکتی ہے تو ضرور اپنی جستجو میں کامیاب ہو گا۔ بعض ستم ظریف اسے بتاتے کہ کبھی فلاں جگہ ایک ایسا ہی عظیم الشان درخت تھا لیکن اب اس کا پتہ نہیں تاہم فلاں جنگل میں ایک ہرا بھرا درخت موجود ہے جس کا تنا بہت بلند اور ہولناک ہے اور اس کی شاخیں بہت موٹی اور سخت ہیں آپ ضرور وہاں جائیں۔

قاصد کو تو کسی جگہ جانے سے عار نہ تھا مگر مشکل یہ تھی کہ کسی کو صحیح پتہ معلوم نہ تھا اور جتنے منہ اتنی باتوں والا معاملہ تھا۔ اصل میں سب اس سے دل لگی کرتے تھے مگر وہ بھی اپنی دھن کا پکا تھا اس نے اس درخت کی تلاش ترک نہ کی اور بادشاہ بھی برابر اس کو خرچ بھیجتا رہا۔ جب کئی برس اسی طرح گزر گئے اور گوہر مقصود ہاتھ نہ آیا تو قاصد بیچارا مایوس ہو گیا۔ اور بصد حسرت و یاس واپس وطن کو چل پڑا۔ چلتے چلتے اس کا گزر ایک ایسے مقام سے ہوا جہاں ایک خدا رسیدہ بزرگ رہتے تھے اور ان کے علم و فضل اور کشف و کرامات کا بڑا چرچا تھا۔ قاصد نے دل میں سوچا کہ مجھے اس بزرگ کی خدمت میں جانا چاہئے ہو سکتا ہے ان کے در سے مجھے گوہر مقصود مل جائے اور میں ان کی دعا سے صحیح سمت چلنے لگوں یہ سوچ کر وہ روتا ہوا شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے رحم اور شفقت کا طالب ہوا۔ بزرگ نے پوچھا تو اتنا ناامید کیوں ہے؟ اور تجھے کس چیز کی تلاش ہے؟ قاصد نے سب ماجرا کہہ سنایا اور اپنی تمام محنت و مشقت کا ذکر کیا جسے سن کر یہ بزرگ ہنس پڑے اور فرمایا اے سادہ دل دانا! یہ تو علم کا درخت ہے جو بڑا بلند ٹھوس اور بڑے پھیلاؤ والا ہے وہ حق تعالیٰ کی رحمت بیکراں سے نکلا ہوا آب حیات کا سرچشمہ ہے سنو! علم کے کئی نام ہیں کبھی اس کو درخت کا نام دیتے ہیں کبھی آفتاب کا اور کبھی سمندر کا۔ غرض علم وہ شئے ہے جس کی لاکھوں صفات ہیں اور ان میں ایک بہت بڑی صفت علم کی بدولت حیات جاوداں کا حصول ہے۔

حضرت مولانا رومی کی یہ حکایت فرضی قصہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک زندہ حقیقت ہے کہ علم ہی انسان کو حیات جاوداں عطا کرتا ہے اور قوموں کو بام عروج پر پہنچاتا ہے اور علم ہی انسان کو شرف انسانیت سے مشرف کرتا ہے اور اسے مسجود ملائک کا مرتبہ عطا فرماتا ہے۔

مگر یہ لعل بے بہا اور در نایاب مفت میں ہاتھ نہیں آتا اس کے لئے جان مارنی پڑتی ہے۔ روح کو پگھلانا پڑتا ہے جسم کو بے آرام کرنا پڑتا ہے۔ دل کا اخلاص اور محنت و مشقت اس کے بنیادی ہتھیار ہیں۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اہل علم کے درجات کو بڑھانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور پھر آنحضرت ﷺ کو حصول علم کی دعا تعلیم فرما کر علم کے دائرہ کو بڑا وسیع فرما دیا اسی طرح آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد گرامی کہ "علم میرا ہتھیار ہے" علم اور علم کی افادیت اور عظمت کو پوری طرح آشنا کر دیتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی اسی تربیت اور تبلیغ کا اثر تھا کہ قرون اولیٰ میں حصول علم کی آرزو مسلمانوں کو ملک ملک پھراتی رہی اور انہوں نے دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کے تمام علمی مراکز سے اپنا رابطہ قائم کر لیا اور اس سلسلے میں ہر قسم کی سفر کی صعوبتیں اور مصائب برداشت کئے اور چھٹی صدی ہجری تک مسلمانوں نے بے شمار علم و ادب کے مراکز خود قائم کر لئے جن میں قرطبہ، غرناطہ، اشبیلہ، طلیطلہ، قیروان، قاہرہ، دمشق، بصرہ، کوفہ، بغداد، بخارا، سمرقند، خوارزم، شیراز، نیشاپور، ہرات اور غزنی علم و حکمت کے بڑے بڑے مراکز کی حیثیت اختیار کر چکے تھے لیکن بدقسمتی سے سستی اور کاہلی کی وجہ سے یہ تاج فرزندان توحید سے چھن گیا اور تفکر اور تدبر کی راہیں انہوں نے بند کر لیں۔ لہٰذا علم و ادب کے مراکز بے چراغ ہو گئے اور گراں قدر علمی اثاثہ چھن گیا۔ اور اہل یورپ نے اس پر قبضہ کر لیا۔

پس کسی بھی قومی ترقی کے لئے علم و ادب کے چراغوں کو فروزاں کرنا اور محنت اور مشقت سے علم و حکمت کے خزانوں کو سمیٹنا بنیادی شرائط ہیں۔

اس لئے ضروری ہے کہ علم کے اس شجر سدا بہار اور شجر سایہ دار کی خون جگر سے آبیاری کی جائے تاکہ پورا معاشرہ اس کا پھل کھائے اور اس کے سایے میں آرام کرے۔ اور پورا معاشرہ امن و خوشحالی کا گہوارہ بن جائے۔

OOO

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بقیہ صفحہ 4

اپنی اولاد کو بھی اسی منصب پر فائز دیکھنا چاہتے ہیں ابا جان انہیں جواب دیتے کہ میں کیا جانوں ان ڈپٹی کمشنروں کو جو اپنے ضمیر اور اعتقاد کے خلاف ہی کام کرتے ہوئے زندگی بسر کر دیتے ہیں اور سرکاری حکام کی خوشامد اور ان کے جائز و ناجائز احکام کی تعمیل ہی ان کی زندگی ہوتی ہے وہ فرماتے کہ میں نے اپنے بیٹے کو ایک عظیم مقصد کی خاطر وقف کر دیا ہے اور یہی میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش ہے کہ یہ مقصد پورا ہو رہا ہے۔ وقف زندگی کے عظیم منصب کی ابھی دنیا والوں کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں اسی لئے وہ اس کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے۔

وقف زندگی کی وہ عظمت ابا جان کے دل میں نقش تھی کہ بعض اوقات وہ گھر کے معمولی معمولی کام بھی مجھے کرنے نہیں دیتے تھے کہ ہم نے تمہیں خدا کی خاطر وقف کر دیا ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ میں تم سے کوئی خدمت لوں۔

آخری بیماری میں سیالکوٹ کے سول ہسپتال میں داخل تھے ربوہ سے میں ان کی خدمت کے لئے سیالکوٹ گیا ہسپتال میں اٹنڈنٹ کے لئے کوئی علیحدہ انتظام تو ہوتا نہیں اس لئے مجبوراً نیچے ہی بیڈ کے ساتھ کپڑا بچھا کر سونا پڑتا تھا ابا جان اس بات میں بہت تنگی محسوس کرتے تھے اور مجھے کہتے کہ بیٹا تم مربی سلسلہ ہو میں نہیں چاہتا کہ تم نیچے زمین پر سوؤ اس لئے تم گھر چلے جاؤ میں تو جس حال میں بھی ہوں رہ لوں گا۔ لیکن تمہیں اس حال میں نہیں دیکھنا چاہتا میں سوچتا ہوں کہ میرے باپ کے دل میں واقف زندگی کی کتنی عظمت نقش تھی ورنہ زمین پر سونا تو ایک معمولی بات تھی میں تو اس سے کم تر بات پر راضی رہ سکتا تھا۔

ابا جان کو دعوت الی اللہ کا جنون کی حد تک شوق تھا وہ اپنے بڑے افسران تک دعوت الی اللہ کرتے ہوئے پیغام حق پہنچاتے تھے اور اس معاملے میں کوئی خوف وہ دل میں نہ لاتے۔ سیالکوٹ کے ایک نوجوان دوست مکرم مظفر حسین صاحب جب بھی ربوہ تشریف لاتے ان سے گھنٹوں اسی موضوع پر باتیں ہوتی تھیں اور دونوں ایک دوسرے کو اپنے اپنے واقعات سناتے بسوں میں سفر کے دوران سرکاری فرائض کی بجا آوری کے دوران ہر وقت وہ دعوت الی اللہ کا موقع ڈھونڈ نکالتے تھے ابا جان تقریباً دو ماہ دل کے ہاتھوں بیمار رہ کر 53 سال کی عمر میں 11 ستمبر 1994ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ابا جان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ان کی نیک تمنائیں اور دعائیں ہمارے حق میں پوری ہوتی رہیں۔

○○○

بقیہ صفحہ 6

ادا کرنے کی تجویز کو ویٹو کر دیا ہے۔ جنرل اسمبلی کی بھاری اکثریت نے اس قرار داد کی منظوری دے دی تھی۔ گزشتہ سال جنوبی لبنان کے علاقے میں اقوام متحدہ کے ایک دفتر پر اسرائیلی حملے کے نتیجے میں قریباً 100 لبنانی باشندے ہلاک ہو گئے تھے۔ اس واقع پر لبنان کا موقف یہ ہے کہ اس کو ایک کروڑ 70 لاکھ ڈالر تاوان کے طور پر ادا کئے جائیں۔ جنرل اسمبلی کے بعد اب یہ معاملہ سلامتی کونسل میں زیر بحث لائے جانے کی توقع کی جا رہی ہے۔

○○○

سیرالیون کا مسئلہ سلامتی کونسل میں

سیرالیون میں فوجی بغاوت کے بعد ملک میں بدامنی کا مسئلہ اب سلامتی کونسل میں زیر بحث لایا جا رہا ہے۔ سیرالیون کے سفیر نے بتایا ہے کہ برسراقتدار فوجی ٹولے نے ملک کی حکومت پر قبضہ کرنے کے بعد سابق حکومت کے ساتھیوں کے قتل عام کا منصوبہ بنایا ہے۔ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری سیرالیون کی صورت حال پر بند کمرے کے اجلاس میں سلامتی کونسل کے اراکین کو بریفنگ دیں گے۔ سیرالیون کی حکومت نے عوام کو کہا ہے کہ وہ ملازمتوں پر واپس آ جائیں ورنہ ان کی ملازمتیں ختم کر دی جائیں گی۔ جبکہ عوام کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ نئی حکومت کے اراکین نے لوٹ مار کر کے دفتروں دکانوں میں کچھ باقی نہیں چھوڑا۔

○○○

ترکی- کردوں کے خلاف مہم

ترکی نے کہا ہے کہ شمالی عراق میں اس کی فوجی مہم اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کردوں کا خاتمہ نہیں کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کردوں کے مکمل خاتمے تک ترکی کا فوجی ایکشن جاری رہے گا۔ ترکی نے ایران کے اس مطالبے کو مسترد کر دیا ہے کہ ترک فوج عراقی علاقے سے نکل جائے۔

ایران نے تہران میں ترکی کے ناظم الامور کو طلب کر کے اس کارروائی کے بارے میں اپنے مخالفانہ اعتراضات کا اظہار کیا تھا۔

ترکی نے ایران پر الزام لگایا ہے کہ ایران نے ہزاروں علیحدگی پسند کردوں کو پناہ دے رکھی ہے۔

○○○

ڈیٹن امن معاہدہ پر عمل

بوسنیا ہرزی گووینا میں ڈیٹن امن معاہدے پر عمل در آمد کی نگرانی کرنے والے مغربی ممالک نے خبردار کیا ہے کہ اگر اس معاہدے پر موثر عمل در آمد نہ ہوا تو اس کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا جائے گا۔ بی بی سی کے مطابق پرتگال میں نیٹو ممالک کے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں بوسنیائی باشندوں کو ایک مقرر مہلت دی گئی ہے جس کے دوران بوسنیائی کروش مسلمانوں اور سربوں کو مشترکہ ریاست قائم کرنا ہو گی ورنہ اقتصادی پابندیاں عائد کر دی جائیں گی۔ تاہم بوسنیائی باشندوں کو اس بات سے بھی خبردار کیا گیا ہے کہ جنگی مجرموں سے رابطہ رکھنے والے حکام کو بیرون ملک سفر کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر رابن کک نے کہا کہ امن کے عمل میں تعطل پیدا ہو جانے پر بین الاقوامی برادری سخت بے چینی میں مبتلا ہے۔

○○○

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31179

1- Syafwan Adenan Doctor S/O Rustam Adenan

پیشہ ڈاکٹری عمر 48 سال بیعت 1964ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-11-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- مکان واقع انڈونیشیا برقبہ 400 مربع میٹر مالیتی -/200000000 روپے۔ مکان واقع انڈونیشیا برقبہ 150 مربع میٹر مالیتی -/30000000 روپے۔ 3- زمین برقبہ 272 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی -/19500000 روپے۔ اور کار مالیتی -/33000000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/282500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000000 روپے ماہوار بصورت ڈاکٹری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Syafwan adenan Doctor انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 B.A.Riza Adisudarmn انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Indi Ibrahim انڈونیشیا۔

مسل نمبر 31180

I-Ismail Busrita S/O Syair

پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت 1970ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-4-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ کار سوزوکی مالیتی -/16000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Ismail busrita انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Mulh Nuruddin.H انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Ruslan Abdul Gani انڈونیشیا۔

مسل نمبر 31181

I- Mrs Rd. Rustirasari Anggawiria W/O Dede Arief Firmanullah

پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت 1987ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-11-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 9 گرام + حق مہر زیور طلائی 7 گرام کل وزن 16 گرام مالیتی -/698000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

Mrs. Rd Rustikasari Anggauiiriq انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Indi Ibrahim انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 R.A. Riza Adisudarama انڈونیشیا۔

بقیہ صفحہ 1

ایس سی بائیو کیمسٹری میں کی اور پہلی پوزیشن حاصل کی پھر ایم فل بائیو کیمسٹری میں کیا۔ احباب سے موصوف کی کامیابیوں اور دین و دنیا میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز انہیں اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بیٹے کا نام زنیر احمد رکھا گیا ہے۔ تمام احباب جماعت سے نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 1

جزاء و سزا پر ایمان لاؤ۔ عبادات کو مضبوط کرو (-) غرض یہ لوگ ہوتے ہیں جو متقی کہلاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو اور مجھے توفیق دے کہ ہم متقی بن جاویں۔ یاد رکھو کہ دنیا میں وہی تعلق ہو جو خدا چاہتا ہے۔ آخر جیت راستبازوں ہی کی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مخفی در مخفی حالات کا واقف ہے۔ ہمیشہ اس کے پاک قانون کے متبع بنو۔ اور ہر حالت میں رضائے الٰہی کے طالب رہو۔ اور اس کے پاک چشمہ سے دور نہ رہو۔ آمین

(از خطبہ 27 جنوری 1899ء)

خبریں

ربوہ : 12- جون-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے بدھ کی شب ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر قوم سے خطاب کیا اور اپنی حکومت کے سو دنوں کی کارکردگی اور احتساب کے عمل کے حوالے سے قوم کو اعتماد میں لیا اور کہا کہ اخلاقی معاشی تہذیبی اور سیاسی طور پر ہم اپنی زندگی کے ایک فیصلہ کن موڑ پر آچکے ہیں۔ ہمیں ہر شعبے میں اور ہر سطح پر دیرینہ خرابیوں کو دور کر کے تعمیر و ترقی کے نئے دور کا آغاز کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لیٹروں کی رگوں سے قومی دولت نچوڑیں گے۔ قوم کو مہنگائی کے عذاب سے نجات دلائی جائے گی۔ عوام کی جان و مال اور عزت و آبرو کو تحفظ فراہم کریں گے۔ حکومتی اقدامات کے نتیجہ میں آج ملکی معیشت استحکام کی طرف جا رہی ہے انہوں نے کہا کہ پچاس سال کی بربادیوں کو سو دنوں میں شمار بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کرپشن کے خاتمے کے لئے احتساب کمیٹیاں قائم کی جا رہی ہیں۔ جو قومی دولت کو ضائع ہونے سے بچائیں گی۔ اور اختیارات کے ناجائز استعمال کو روکیں گی۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے اپنے خطاب میں کہا کہ کشمیر پر پاکستان کا موقف اصولی اور برحق ہے مذاکرات اس وقت نتیجہ خیز ہو سکتے ہیں جب کشمیریوں کے حق خود ارادیت کو تسلیم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ پچاس برسوں کے دوران ہم نے جنگیں بھی لڑیں اور ہمارے باہمی تعلقات کشیدہ بھی رہے۔ کیا پچاس سالوں کی تاریخ میں دونوں ملکوں کے لئے کوئی سبق نہیں؟ یہ سوال میں نے اپنے آپ سے بھی کیا' بھارتی وزیر اعظم سے بھی کیا۔ اور اپنے عوام سے بھی کرتا ہوں۔ ملاقات کے دوران میں نے بھارتی وزیر اعظم سے کہا محاذ آرائی اور تصادم سے اگر ہم نے کچھ پایا ہے تو ٹھیک یہ محاذ آرائی جاری رکھتے ہیں۔ اگر نہیں تو مل بیٹھ کر بات کی جائے گی۔ گجرال کا ردعمل مثبت تھا۔ وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ بھارت کو مقبوضہ کشمیر میں مظالم بند کر دینے چاہئیں۔ بھارت کو کشمیر سے اپنی فوجیں واپس بلا کر کشیدگی میں کمی کرنی چاہئے۔

○ وزیر اعظم نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں غریب کنبوں کے لئے آٹا کوپن جاری کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ کوپن چند روز میں چھپ کر ان لوگوں کو مل جائیں گے۔ اور اپنی ضرورت کے مطابق آٹا حاصل کر سکیں گے۔ انہوں نے کہا آٹا کے لئے قطاروں میں کھڑے ہونے کے ذمہ دار ہم نہیں بے نظیر حکومت ہے۔ سابق وزیروں نے گندم سمگل کرا دی تھی۔ آئندہ سال 40 لاکھ ٹن گندم درآمد کرنا پڑے گی۔ جو قابل فخر بات نہیں۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو ملازمتیں دینے کے لئے آئندہ دو ماہ میں جامع پروگرام کا اعلان کیا جائے گا۔ اسلام آباد پشاور موٹروے کی تعمیر سے لاکھوں لوگوں کو روزگار ملے گا۔

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مرتضیٰ قتل کیس کے سلسلے میں ٹریبونل کی تحقیقاتی رپورٹ سے مطمئن ہوں۔ شک ہے کہ مرتضیٰ کے باڈی گارڈز قاتلوں کے ہاتھوں فروخت ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت ختم نہ کی جاتی تو میر مرتضیٰ بھٹو کے اصل قاتل اب تک بے نقاب ہو چکے ہوتے لیکن ہماری حکومت ختم کر کے اصل قاتلوں تک پہنچنے والی شہادتیں بتدریج ختم کر دی گئیں۔ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ بھاری مینڈیٹ والوں نے قومی سلامتی کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ ہمارے خاندان کو ختم کرنے والے ایک دن ضرور بے نقاب ہوں گے۔

○ مرتضیٰ قتل کیس کے ایک کردار ڈی آئی جی پولیس ڈاکٹر شعیب سڈل کی گرفتاری کو ان کے صاحبزادے نے سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے۔ ان کا موقف ہے کہ ضمانت قبل از گرفتاری منظور ہو چکی تھی۔ اس لئے گرفتار کرنا توہین عدالت ہے۔

○ سپریم کورٹ آف پاکستان نے قومیائے گئے بینکوں اور مالیاتی اداروں کی جانب سے اربوں روپے کے قرضے معاف کرنے کو سخت تشویشناک قرار دیتے ہوئے سٹیٹ بینک سے 1985ء سے آج تک معاف کئے گئے قرضوں کی مکمل فہرست اور نام طلب کر لئے ہیں سپریم کورٹ کے تین رکنی بنچ نے کہا ہے کہ بینک مناسب سیکورٹی اور دستاویزات کے بغیر بڑے بڑے قرضے جاری کر دیتے ہیں۔ وصول نہیں ہو پاتے تو معاف کر دیتے ہیں۔ یہ پبلک کی رقوم کے ساتھ بہت بڑا فراڈ ہے۔ سب سے بری حالت زرعی بینک کی ہے جس نے تباہی پھیلا رکھی ہے۔

○ پنجاب میں مسلم لیگ اور اس کی اتحادی جماعتوں کے پارلیمانی پارٹی کے اجلاس نے صوبہ میں زرعی ٹیکس کو وقت کی ضرورت اور علاقائی تعمیر و ترقی کے لئے ناگزیر قرار دیتے ہوئے اس کی منظوری دے دی ہے۔

○ انار کلی بازار لاہور میں فرقہ وارانہ دہشت گردی کی واردات میں دو مسلح کلاشنکوف برداروں نے تلوار والی مسجد کے باہر اندھا دھند فائرنگ کر کے عطر فروش حافظ قرآن کو ہلاک اور تین افراد کو شدید زخمی کر دیا اور بھرے بازار میں موٹر سائیکل پر سوار اسلحہ لہراتے ہوئے فرار ہو گئے۔

○ کراچی میں ایم کیو ایم کے دو گروپوں کے درمیان شہر کے مختلف علاقوں میں فائرنگ اور تشدد کے واقعات کے بعد بدھ کو شہر کے کئی حصوں میں تشدد۔ جلاؤ گھیراؤ کے واقعات ہوئے۔ گزشتہ تین روز کے دوران تشدد کے واقعات میں مرنے والوں کی تعداد 17 ہو گئی ہے۔ لانڈھی میں 2 مسافر ویگنوں کو نذر آتش کر دیا گیا۔ ملیر کورنگی اور شاہ فیصل کالونی میں ایم کیو ایم کے متحارب گروپوں نے ایک دوسرے پر مورچہ بند ہو کر فائرنگ کی۔

○ کوئٹہ میں یوبی ایل سے ڈاکو 20 لاکھ روپے لوٹ کر فرار ہو گئے۔ دوپہر 12 بجے 6 مسلح ڈاکو سوئی روڈ پر واقع یوبی ایل کی برانچ میں داخل ہوئے۔ اور گن مین کو زخمی کرنے کے بعد اس کی رائفل چھین لی ڈاکوؤں نے تعاقب کرنے والی پولیس پارٹی پر بھی فائرنگ کی۔

○ ڈسٹرکٹ بار لاہور کے سابق سیکرٹری غلام مصطفیٰ جعفری کے قاتلوں کو گرفتار نہ کرنے کے خلاف پنجاب بھر میں وکلاء نے مکمل ہڑتال کی۔

○ سابق گورنر قندھار گل آغا شیروانی کو اغوا کر لیا گیا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کے حلقہ 117 کے ضمنی انتخاب میں مسلم لیگ کے امیدوار حاجی عبدالمنان شیخ جیت گئے ہیں۔ پیپلز پارٹی کے امیدوار اے آر طارق ان کے مدمقابل تھے۔ انتخاب پرامن رہا۔ ایک اندازے کے مطابق پانچ سے آٹھ فیصد ووٹ ڈالے گئے۔

○ سیالکوٹ سیکٹر میں ٹاور نصب کرنے اور پختہ مورچے تعمیر کرنے کے تنازعہ پر بھارتی سیکورٹی فورس اور پنجاب رینجرز کے درمیان اندھا دھند فائرنگ ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں پنجاب رینجرز کے میجر محمد جمیل جام شہید اور ایک حوالدار شدید زخمی ہو گیا ہے اور چار بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ حکومت پنجاب کے ایک ترجمان نے وضاحت کی ہے کہ اردو یا کسی اور زبان میں جمعہ کے خطبہ پر پابندی عائد نہیں کی گئی۔ لاؤڈ سپیکر پر عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں خطبے پر پہلے ہی پابندی ہے۔ ترجمان نے کہا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے صوبائی اسمبلی میں تقریر کے دوران لاؤڈ سپیکر کے بے جا استعمال پر سختی سے پابندی کی یقین دہانی کرائی تھی۔ اس وضاحت کے بعد بیان بازی نہیں ہونی چاہئے۔

○ بھارت کے وزیر اعظم اندر کمار گجرال نے پاک بھارت سرحد کے قریب پرتھوی میزائل کی تنصیب کی تردید کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ بھارت نے میزائل ٹیکنالوجی ضرور حاصل کر لی ہے لیکن میزائل نصب نہیں کئے۔ یہ بات انہوں نے روس کے جدید ترین لڑاکا طیارے "سکوئی" کو بھارتی فضائیہ میں شامل کرنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ بتایا گیا کہ روس سے 8 سکوئی طیارے بھارت کو مل گئے ہیں اور 32 اگلے سال مل جائیں گے۔ اس کے علاوہ یہ طیارے اندرون ملک بھی تیار کئے جا سکیں گے۔ "سکوئی" طیارہ آٹھ ٹن تک وارہیڈ لے جا سکنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ احتسابی بل سے عدلیہ کا وقار مجروح ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے احتساب کمشنر کے اختیارات بھی اپنے ہی قریبی اور کاروباری دوستوں کے سپرد کر دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اکتوبر نومبر میں پھر اسلام آباد پر یلغار کریں گے۔

○ سری لنکا میں تامل باغیوں اور سرکاری فوج کے درمیان لڑائی میں 320 افراد ہلاک ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں زیادہ تعداد تامل باغیوں کی ہے جبکہ لڑائی میں 60 شہری بھی مارے گئے۔ بہرحال سرکاری فوجوں نے تامل باغیوں کا ایک بڑا حملہ پسپا کر دیا ہے۔ سرکاری فوج کے 5 ٹینک کئی توپیں اور ایک مگ طیارہ بھی تباہ کر دیا گیا۔ مرنے والوں کے علاوہ دونوں طرف سینکڑوں افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کوئی غدار پارٹی کو ختم نہیں کر سکتا۔

جدید ورائٹی کے زیورات
فینسی گولڈ سمتھ
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
اظہر احمد
فون دوکان 212868
گھر 212867

سیل - سیل - سیل
فون 213161
لان پرنٹ و سادہ کرنکل ماربل کاٹن سادہ و پرنٹ جارجٹ
سادہ و پرنٹ برقعہ کیلئے۔ ریڈی میڈ کوٹ برقعہ
سیل جاری ہے فائدہ اٹھائیں
الفردوس کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ

فرحت علی جیولرز اینڈ نذری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213158

TOYOTA ٹویوٹا کرولا ○ نسان سنی پٹرول
اور ڈیزل NISSAN 2-C, 1-C
N-1 اور CD-17 کے جینوئن پرزہ جات
دستیاب ہیں
الرحمٰن آٹوز
146-اے
شعیب بلال مارکیٹ
نزد لاری اڈہ
فیصل آباد
فون: 761154 فیکس: 710016

○○○